سیّدنا رحیم صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیہ کلام

ریاض مجید

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم○

سیّدنا

رحیم

صلی اللہ علیہ وسلم

ریاض مجید

سلسلہ اشاعت: 01
اشاعت دوم: یکم ستمبر 2016.ء

مطبع: زیدیؔ، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 340-1989359__0300-6619124
زیرِ اہتمام:
شعبہ تحقیق و مطبوعات
رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد

انتساب

سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام

ترتیب

حمدیہ

نعتیہ

حمدیہ

المدد ، الامان ، یااللہ!
بہ ہزار احترام حمدِ الٰہ

نوحہ و نالہ و فغاں آمیز
استغاثہ نما و رحمت خواہ

عرض داشت ایک آنسوؤں میں گندھی
شہر آشوب با تسلسلِ آہ

ہمہ امکاں کے اصل صورت گر
ہمہ موجود کے حقیقی شاہ!

باشرف تیری بندگی سے ہے
ہر فضیلت مقام و عزّت جاہ

نہیں____ تیرے سوا نہیں کوئی!
مالک الملک ، حکمران ، الٰہ

وحدہٗ لاشریک تیری ذات
بالیقیں لاالٰہ الااللہ

نقش موہومِ ہوتے جاتے ہیں
رحم! الطاف! اے ظہور پناہ!

قلعّہٗ پُرشکوہ تھا جو عزم
انہدام اس کا ہو رہا ہے آہ!

کیسی اقدار رفتہ رفتہ ہوئیں
خس و خاشاک ، خاک و کاہ و گیاہ

ضابطے کیسے تھے اس امّت کے
ہو رہے ہیں جو آج ، گردِ راہ

'صف شکستہ' ہجومِ 'لشکریاں'
'ناسزا'____ کم نگاہ____ 'میرِ سپاہ'

شاطر اقوام سازش انداز ______ اور
اُمّتِ مسلماں ہے بے آگاہ

سربراہانِ ملّتِ بیضا
مصلحت کیش و بزدل و دژ گاہ *

کیا سیاست کی بات کیجئے ، ہمہ
شغلِ بیکار و کارِ اشکراہ **

اندھے ، خس طبع رہنما اکثر
مردہ دل ، مردہ ذہن ، مردہ نگاہ

وہ جو آئین کے محافظ ہیں
آپ آئین سے ہیں بے آگاہ

اِن سیاست گروں کے پیروکار
شاہ سے بڑھ کر خیر خواہِ شاہ

---

*۔بداندیش،بدخو **۔کراہت

اِن کی جمہوریت وسیلۂ مکر
انتخابات ______ حیلۂ شرخواہ

لفظ آئین لکھ نہیں سکتے
کئی آئین ساز و عدل آگاہ

روح جمہوریت سے ناواقف
لفظ جَمہوریت کے نام آگاہ

اندھوں کے ہاتھ انگلی اندھوں کی
بے ہدف قوم ، راہبر بے راہ!

اپنے خورشید ایسے یوسفوں کو
کر رہے ہیں سپردِ ظلمتِ چاہ

سربراہوں کی سعیٔ اصلاحات
آبِ بے وقت و بارشِ بے گاہ

اِک عجب انتشار ہے ہر سمت
اک خرابہ ہے تا بہ حدِّ نگاہ

پہلے اِن شہروں میں کب اُترے تھے؟
روز وشب ایسے ، ایسے سال و ماہ!

اپنے لوگوں سے برسرِ پیکار
آج اپنے ہی ملک کی ہے سپاہ

اپنی آبادیوں پہ حملے کی
آپ دشمن کو دے رہے ہیں راہ

گونج ہے ہر طرف دھماکوں کی
وادیاں، شہر بن گئے جنگاہ

روئے تہذیب و چہرۂ تاریخ
ہوگیا داغدار اور سیاہ

بو ہے بارُود کی فضاؤں میں
جَل چکے پیڑ اور نشیمن گاہ

سوختہ بال و پر پرندوں کو
نہیں ملتی کہیں بھی جائے پناہ

کیا تمدّن تھا جس کے آثار آج
ہوئے خاکسترِ گیاہ و کاہ

قبر کے کتبے ، چہرے لوگوں کے
سانس کا تار ہے تسلسلِ آہ

جاں رُبا خیمہ بستیوں کی فصل
ہر طرف زخموں کی نمائش گاہ

اوک کا کاسہ ، خاک کا سفرہ
صبح اور شام کا طعام افراہ*

---

*۔ قیدیوں کا کھانا

خوف سا ایک در پئے جاں ہے
ایک دھڑکا ہے ہر نفس ہر گاہ

جانے کیا ہے جو ہونے والا ہے؟
سو سوال اور ہزار ہا اشباہ!

مسئلے اور الجھتے جاتے ہیں
حل نکلتا نہیں ہے کوئی بگاہ*

بخت کیوں ہو گیا یہ کیفرِ خاص
کِس عمل کی مِلی ہے بار افراہ**

قلعہ جنگی بنے ہوئے ہیں گھر
خیمہ خیمہ ہے محبس و شوگاہ***

مورچہ زن درختوں پر فوجی
بن گئے مرغزار ، لشکر گاہ

---

*۔بروقت **۔مکانات ***۔جانوروں کا باڑا

حجرے سنسان ، بیٹھکیں پُرہول
اُجڑے چوپال ، چُپ نشیمن گاہ

جلے پیڑوں کی تپتی چھاؤں میں
خوف منڈلا رہا ہے پیشیں گاہ*

دربدر ، بے مقام ہیں نگھرے
کوئی ملتی نہیں ہے پائے گاہ**

سسکیاں ، دل خراش آوازیں
خیمے،حزن و ملال کی بُن گاہ***

طفل گم گشتہ والدین کے بین
سنے جاتے نہیں ذرا واللہ!

چار سو ہیں صدائیں پیاسوں کی
'العطش العطش میاہ میاہ'****

---

*۔وقتِ پیشی **۔مکان،خانہ ***۔گھر،خانہ ****۔جمع ما، پانی

پنجگانہ وظائف و اوراد
نالہ ، فریاد ، اشک ، آہ ، کراہ

وقت سے پہلے آگیا ہے حشر
مجھ کو اس طرح لگتا ہے واللہ

سب زبان و بیان کی طرزیں گُنگ
عاجز اظہار سے ہیں کلک و دواہ

خیر ، سہہ لیں گے جسم کی سوجن
ہیں مگر وہ جو ذہن کے آماہ *

خبر اخبار کے ذرائع بنے
نیستانِ وساوس و اشباہ

اہلِ تمثیل و اہلِ فن اکثر
جنس اندیش اور جرم نگاہ

*۔ ورم

رات دن نشریاتی لہروں پر
کر رہے ہیں عوام کو گمراہ

عالم اَن پڑھ ، پڑھے لکھے جاہل
کیسے اذہان کررہے ہیں تباہ!

جاہلیت نژاد جدّت کے
ترجمان و مفسّرانِ سیاہ

شور و غوغا مکالمے اِن کے
بے نتیجہ سب اِن کی بحثیں ، آہ

طول تکرار کو دیئے جائیں
تفرقہ باز یہ شرارت خواہ

عمر کی حد ہے ، اِن کی بحثوں کی
نہ کوئی حد نہ انتہا نہ تھاہ

اُجلے اُجلے دُھلے دُھلے چہرے
باطن اِن کے خلاؤں سے بھی سیاہ!

طرزِ ستائشگی سے بے بہرہ
احترام و ادب سے ناآگاہ

رابطہ کار ، تفرقہ انداز
شاملِ بحث سارے بے آگاہ

عزّت و غیرت و حمّیت کے
لفظ لینا ہے ان کے نزد گناہ

شحنہ انداز محوِ بحث رہیں
اصل صدق و خبر سے نا آگاہ

تہہ سے پاتال کے ، جڑے افکار
آسماں سے ملی ہوئی تنخواہ!

میڈیا دُور ہے حقیقت سے
ذبح خانہ ہے وقت کا واللہ!

قریہ قریہ، نگر نگر، گھر گھر
بن گئے مقتل و شہادت گاہ

مسجدیں ، مدرسے بنے مقتل
نہیں ملتی کہیں بھی جائے پناہ!

اپنی ناکارہ کردگی کے سبب
طالباں کا نہیں ہے پائیگاہ *

بے وقر ، بے مقام ، بے توفیق
کم عیار اور راندۂ درگاہ

جو محافظ تھے دیں کے قاتل ہیں
بنے قزّاق جو تھے دژ آگاہ**

---

*۔ مکان **۔نگہبان

صوفی و ملّا ، قاری و ذاکر
ہیں اداکار با عبا و کلاہ

ڈالروں کے بنے ہوئے ہیں غلام
ملّا و زاہدانِ عظمت جاہ

حرصِ دنیا میں آگے اتنا بڑھے
کر چلے اپنی عاقبت بھی تباہ

آنکھ میں شیطنت، ریا آمیز
پشت پر کوہسارِ جُرم و گناہ

نعت خواں بن گئے ہیں نعت فروش
طالبِ شہرت و نمائش خواہ

دہشت آسا ہیں طالبانِ علم
ہیں علاماتِ خوف ، ریش و کلاہ

وادیاں ، باغ ، کھیتیاں بازار
آگ اور موت کی بنے شہراہ

خیر ، کی امن و بُردباری کی
روشن اقدار ہو رہی ہیں تباہ

ندّیوں میں کٹے پھٹے اعضاً
تیرتے پھر رہے ہیں مثلِ گیاہ

کون تھامے کسی کا بازو ـــــــــ دے
کون اِس آشوب میں کسی کو پناہ

آسمانی ڈرون حملوں میں
مرنے والوں کا مدّعی نہ گواہ

بربرّیت سرشتوں کے ہاتھوں
نہیں بربادیوں کی کوئی تھاہ

مارے جس بھی طریق سے قاتل
کیا ہو مجبور و کشتگان کی چاہ؟

کیسے دِن آئے اہلِ ایماں پر
دیں سے وابستگی ہوئی ہے گناہ

خیر کا سرپرست شر ہے ، یہاں
ظلم کو عدل دے رہا ہے پناہ

سب سے مظلوم عدلیہ ہے آج
خانۂ حزن ہے عدالت گاہ

’بے عصا‘ کر رہے ہیں ’کارِ کلیم‘
اتنے بے چارے کب تھے عادل آہ!

رہزنوں ، پیشہ ور لٹیروں سے
کئے جاتے ہیں مصلحت سے تباہ

ہے ریا کی یہاں پذیرائی
مگر ہے آج، داد و تحسین خواہ

اے ہمہ مصدرِ یقیں ! تیری
ذات ہے قاطعِ ہمہ اشباہ

تیرے حق الیقین اُجالوں سے
دُور ہو تیرگیء ہر افواہ

خیر! اِس سرزمینِ پاک کی خیر!
اے ہمہ خیر! اے تمام پناہ

اِن شَرورفتن میں تیرا دھیان
امن آباد اور سکینت گاہ

انہی نومیدیوں میں دے کوئی
اعتبار اور اعتماد کی راہ

پھیلتے تہہ بہ تہہ اندھیروں میں
کِسی اُمّیدِ تام کی مشکوٰہ

امتِ خستہ و شکستہ دل
ہو ہمہ پہلو حوصلہ آگاہ

خیرِ مطلوب ہو نصیبِ عوام
بختِ امّت ہو ، نیکیء دل خواہ!

ہوں طبائع عزیمت آمادہ
خون میں جاگے حوصلوں کی سپاہ

راندہ و ماندہ غم گرفتوں کی
تو ہی آماج گاہ ہے تو ہی پناہ!

مالک الملک! ہو اشارۂ عفو
ربِّ کعبہ! کوئی نویدِ نجاہ! *

---

*۔ نجات

جو رگوں کا لہو بنے ہوئے ہیں
ختم ہوں یہ عوام کے اَشباہ

گردِ خواب و سراب ہوجائیں
سلسلہ ہائے سازش و افواہ

بدگمانی کے ابر چَھٹ جائیں
ہم کو اپنی لگے ہماری سپاہ

ہوں سب افکار اور سب اعمال
ٹھیک ، اچھے ، بجا ، درست ، براہ

تیری رحمت سے پوری ہو جائے
ہے جو ہر ایک دل میں امن کی چاہ!

چمکے چہروں پہ انبساط کی لَو
چلے گھائل دلوں میں بادِ ضماہ*

---

*۔ خاموشی

چاندنی خیر و عافیت کی بچھائیں
اِن کھنڈر بستیوں میں مہر و ماہ؟

روشنی کوئی اِن اندھیروں میں
دشتِ دہشت میں کوئی امن کی راہ!

کسی اُمید کی نوید ملے
خیر انداز کوئی جائے پناہ؟

دُور ہو انتشار __________ پُوری ہو
اتحاد اور اتفاق کی چاہ

اُمّتِ مسلمہ پہ چشمِ کرم
صدقۂ سرورِؐ فضیلتِ جاہ!

کرمِ خاص! بے وسیلوں پر
ربِّ ارحم! محافظت کی نگاہ!

کسی پُر حوصلہ قیادت کی
اُمّت منتشر ہے چشمِ براہ

بے ہنر قوم کا مقدّر ہو
کوئی کار آشنا و کار آگاہ

مرگ آثار اِن دھند لکوں میں
امن اور عافیت کی کوئی راہ

امتی ہیں ترے رسولؐ کے ہم
رمِ خاص ہم پہ بارِ الٰہ!

چشمِ رحمت! کرم! رحیم! کریم!
المدد! الامان ، یا اللہ!

نعتیہ

O

بہ صد خلوص و ہزار احترام کرنا ہے
ہمیں تو ذکرِ نبیؐ صبح و شام کرنا ہے

ہم اہلِ نعت فروعات میں الجھتے نہیں
ہمیں تو تیریؐ محبّت کو عام کرنا ہے

اُتارنی ہے درُودی مٹھاس سانسوں میں
خوشا یہ ذکر کہ جس کو مدام کرنا ہے

شہادت آئے رہِ دیں میں ، سرخرو ہو حیات
اِس آرزو میں جگر لالہ فام کرنا ہے

چھلکتی ہے دلِ ہر لفظ میں ولا جنؐ کی
ہر ایک بابِ ہنر ، اُنؐ کے نام کرنا ہے

اس آرزو میں کہ مقبول ہوں رکوع و سجود
ہر اک نماز میں اُنؐ کو امام کرنا ہے

مدینہ حیرت و بہجّت کی آخری منزل
ہر اک سفر کا یہیں اختتام کرنا ہے

حرم سے ہوتا ہے رخصت بدن ، سلام اے روح!
اِسی جگہ پہ تجھے اب قیام کرنا ہے

ابد نواز ہے یہ ذوقِ نعت ، تجھ کو ریاضؔ
دو روزہ عمر اِسی میں تمام کرنا ہے

رحمت کے صبح و شام ہیں ، جینا ہے خیر کا
پیشِ نگاہ جب سے مدینہ ہے خیر کا

معراج ہے جبیں کی درِ مصطفےؐ کا لمس
خاک آنکھ سے لگا کہ یہ زینہ ہے خیر کا

نسبت سے اُنؐ کی زیست عبادت سرشت ہے
ہر طرزِ زندگی میں قرینہ ہے خیر کا

میلادِ شہؐ کی برکتِ نسبت محیطِ وقت !
ہر ایک دن ، ہر ایک مہینہ ہے خیر کا

طوفانِ حرص و سیلِ اَنا سے پنہ میں رہ
کہتے ہیں جس کو عجز ، سفینہ ہے خیر کا

رشکِ ہزار خلد ہے مدحت اساس لحن
جو حرف ہے ثنا کا ، خزینہ ہے خیر کا

اک نسبتِ قدم کے شرف سے ہے نُوریاب
ہر ذرّۂ مدینہ ، دفینہ ہے خیر کا

آسودگی نصیب ہُوا ہے نفس نفس
جس دن سے ملتجی مرا سینہ ہے خیر کا

قبریں نہیں ، بہشت رضا کے ہیں یہ ریاضؔ
یہ جنّت البقیع دفینہ ہے خیر کا

O

جو کچھ بھی خَلق ہُوا زیرِ پا محمدؐ کے
نقوشِ پا ہیں مشیعت نما ، محمدؐ کے

اُنہیؐ کا فیض ہے موجود اور امکاں پر
تمام حاضر و غائب گدا ، محمدؐ کے

محمدِؐ عربی ، دہر اک حوالے سے
یہاں پہ کچھ بھی نہیں ہے سِوا محمدؐ کے

مقام و مرتبہ بخشا ہے اُمّتی کا ہمیں
ہیں ہم ازل سے کرم آشنا محمدؐ کے

وہؐ سب جہانوں کی رحمت ہے، ہر زمانے میں
نوازیں دہر کو دستِ عطا ، محمدؐ کے

کرم ہے کتنا ' ہماری نجات کی خاطر
اٹھے ہیں بارہا دستِ دعا محمدؐ کے

بروزِ حشر وہ رحمت ہو' سائباں سر کا
قریب ہی ہمیں رکھّے خدا ' محمدؐ کے

ملے وہ لحن ، وہ لہجہ جو ہو شفاعت خواہ
ہوں شعرِ نعت وسیلہ نما ' محمدؐ کے

ریاضؔ آئے مدینے میں ساعتِ آخر
لبوں پہ لفظ ہوں ' صلِّ علیٰ محمدؐ ' کے

O

یہ آسماں ، یہ فضا ، یہ زمیں ، مبارک ہو!
مبارک اے نگہِ طیبہ بیں! مبارک ہو!

نصیبِ ذوق ہے اہلِ ثنا کی صحبتِ خاص
دِلا! فضائے ولا آفریں مبارک ہو!

دھڑک رہا ہے مدینے کے سنگِ میل پہ دل
دیارِ خواب اب آیا قریں ، مبارک ہو!

گماں حباب ہوئے ، فاصلے سراب ہوئے
وہ آیا ، قریۂ صدق و یقیں مبارک ہو!

دعائیں اشک کی صورت میں ڈھل کے آئی ہیں
کنارِ چشم ہُوا شبنمیں ، مبارک ہو!

صدا ہے صلِّ علیٰ کی ہر ایک دھڑکن میں
دُرود دل میں ہُوا جاگزیں ، مبارک ہو!

ازل کے خواب حقیقت میں ڈھل گئے اے عمر!
ریاضِ جنّۃ میں تم ہو مکیں ، مبارک ہو!

وہ جس کی یاد سے تنہائیاں تھیں اشک آباد
نگاہ میں ہے وہ شہرِ حسیں ، مبارک ہو!

عجیب عالمِ حُب میں ہوئی یہ نعتِ ریاضؔ
تمہیں بھی نعت یہ اے سامعیں ! مبارک ہو!

دن ہو کہ رات عام صِلا مانگنے کی تھی !
ہر پَل اُس آستاں پہ ہَوا مانگنے کی تھی

مولاؐ قریب ' رحمتِ مولاؐ قریب تر
پیشِ مواجہ ہی تو جگہ مانگنے کی تھی

تھا منظر و طلب میں تصادم وہ ، کیا کہیں؟
کیا دیکھنے کی چیز تھی ؟ کیا مانگنے کی تھی

الفاظ باریاب وہاں تھے نہ زورِ فن !
مقبولِ بارگاہ ، ادا مانگنے کی تھی

صدقے میں اُس رسولؐ کے دے دی گئی ہمیں
ہر چیز جو بنامِ خدا ، مانگنے کی تھی

الفت کے ساتھ ساتھ اطاعتِ رسولؐ کی
تھی اک دعا یہی جو سدا مانگنے کی تھی

دل اپنا خواب میں بھی رہا مغفرت طلب
عادت جو اِس کو صبح و مسا مانگنے کی تھی

لکھ دی گئی ازل سے ہی امّت کے بخت میں
وہ ایک شے جو روزِ جزا مانگنے کی تھی

آمادۂ کرم ہیں ہمیشہ سے وہ ریاضؔ
میری طرف سے دیر' دعا مانگنے کی تھی

نقش، توصیفِ نبیؐ، نوکِ قلم پر کی ہے
کیسی رحمت ،قلمِ نعت رقم پر کی ہے؟

نُورِ رحمت سے اُٹھایا ہے محمدؐ کا وجود
ساری تعمیر اِسی بنیادِ کرم پر کی ہے

ہم کو تا عمر ترے راستے پر ہے چلنا
ہم نے بیعت جو ترے نقشِ قدم پر کی ہے

کلمہ سیکھا تھا اَز راہِ عقیدت ماں سے
جا کے تکمیل عقیدے کی، حرم پر کی ہے

مشکل اک پَل بھی تھا کٹنا تری رحمت کے بغیر
ہم نے یہ عمر بسر، تیرے کرم پر کی ہے!

خضر کی عمر ملے بھی تو اَدا کیسے ہو شکر؟
اُس نوازش کا ، جو سرکارؐ نے ہم پر کی ہے

مری تنہائی کو بخشا ہے حضوری کا شرف
کندہ تصویرِ حرم ، دیدۂ نم پر کی ہے

کیسے آباد درُ ودوں سے ہے دھڑکن دھڑکن
جب سے مولاؐ نے توجہ مرے دَم پر کی ہے

اپنی توصیف کی نعمت سے نوازا ہے ریاضؔ
آپؐ نے کیسی عطا میرے قلم پر کی ہے!

سُنانا حال سب اے چشمِ تر ! مدینے کا
ملے کہیں پہ مسافر' اگر مدینے کا!

ہیں ریزہ چیں سبھی اُس آستانِ رحمت کے
ہے میزبان وہ خیرالبشرؐ مدینے کا

کلام کرتے ہیں پیرایۂ خموشی میں
ہے اہلِ حُب کو ادب، کس قدر مدینے کا؟

ولائے شاہؐ ہے اور بے پناہ ہے دل میں
یہی ہے زاد و جوازِ سفر مدینے کا

ہزار رنگ ہے اُس شہر کا قیام اک پل
کہ خالق آپ ہے تزئین گر مدینے کا

تلاش کرتی ہے دنیا سبب اُداسی کا
چھِڑا ہے ذکر ، برنگِ دِگر مدینے کا

سجھائے رُخ نئے' آئینہ طینتی دل کی
کروں جو تذکرہ مَیں عمر بھر مدینے کا

ہر ایک بات سے اک کائنات پیدا ہو
بیانِ لطف نہ ہو مختصر مدینے کا

ارادہ کرنا ہی ، ہونا ہے رُو بہ خُلد ریاضؔ
ہے عزمِ راہ ہی بخشش اثر' مدینے کا

ہونٹ پر الفاظ ' جالی پر نظر ٹھہری ہوئی
دل کی دھڑکن تک ہے اُس دربار پر، ٹھہری ہوئی

آ رہی ہے کس حُدی خواں کی صدائے دردناک
کارواں ٹھٹکا ہُوا ہے ، رہگزر ٹھہری ہوئی

اس کے آگے کا سفر کیا ؟ دیکھنے کی کیا مجال؟
منزلِ سدرہ پہ ہے سب کی نظر ٹھہری ہوئی

بابِ جبریل آنکھ سے پَل بھر پَرے ہوتا نہیں
ہے اُسی منظر پہ کب سے چشمِ تر ٹھہری ہوئی؟

ہو رہی ہے آنسوؤں کے راستے اظہاریاب
لَب پہ تھی جو ایک عرضِ مختصر ، ٹھہری ہوئی

اُس طرف جھانکے ذرا بھی‘ روح کی یہ کیا مجال؟
ہے حرم کی سرمدی دہلیز پر ٹھہری ہوئی

ایک کیفیت سی ہے پس منظرِ الفاظ میں
نسبتِ سرکارؐ کے زیرِ اثر ، ٹھہری ہوئی

روح زندانی ہے کس حیرت کدے کی ؟ عمر سے
لگ رہی ہے گردشِ شام و سحر ٹھہری ہوئی

اے خوشا! اَنوار سے آباد ہے شہ رگ ریاضؔ
ہے نواحِ جاں میں ، طیبہ کی سحر ٹھہری ہوئی

غمِ ندامت و اشکِ الم سے ہوتی ہے
حرائے نعت کی تزئین ،غم سے ہوتی ہے

ہے نعت گوئی اسؐ امّی لقب کا صدقۂ خاص
کہ یہ عطا ، درِ شاہِؐ امم سے ہوتی ہے

ولا نژاد اِسے فردوسِ گوش کہتے ہیں
خوشی عجیب اذانِ حرم سے ہوتی ہے!

جہاں میں خیر کی، رحمت کی، مِلک کی تقسیم
بہ اذنِ رب، ترےؐ دستِ کرم سے ہوتی ہے

سُنی کسی نے ، نہ کاغذ پہ وہ کبھی آئی
عیاں جو نعت مری چشمِ نم سے ہوتی ہے

ہے شرح مستند قرآں کی، اہلِ حُب کو وہی
جو شرح، سیرتِ قرآں شیَم سے ہوتی ہے

خدا کرے یہی مقبول و معتبر ٹھہرے
ثنا کی حسرت و کوشش جو ہم سے ہوتی ہے

اس انتظار میں ہیں___ ارض، یثربِ دل کی
مدینہ کب ترے نقشِ قدم سے ہوتی ہے

وسیلہ گر ہے حضوری و حاضری کی ریاضؔ
ثنا، جو خامۂ مدحت رقم سے ہوتی ہے!

حاضری ہو قبول زائر کی
سعی مشکور ہو مسافر کی!

چشمِ نمناک میں ٹھہر جائے
روشنی طیبہ کے مناظر کی

آپؐ کے نُور نے ظہور کیا
آبرو رہ گئی مظاہر کی

دیدنی کیفیت تھی روضہ پر
قلبِ صابر کی ، چشمِ شاکر کی

آج کا عصر، نعت سے منسوب
نعت ہے صنف ، عہدِ حاضر کی

تجھؐ سے ہے معتبر وجود مرا
توؐ گواہی مرے عناصر کی

اعتبارِ ہنر تریؐ نسبت
شاعری نعت ہی کی خاطر کی

رُوبرو ہو فضا مواجہ کی
ساعتِ عمر جب ہو ، آخر کی

جائیں گے پھر ریاضؔ طیبہ کو
بخت نے یاوری ' اگر پھِر کی

چھوٹ اِن پر ثنا کی پڑ گئی ہے
الفاظ کی گرد جھڑ گئی ہے

ہستی ہوئی معتبر نظر کی
جس دن سے حرم پہ پڑ گئی ہے

کھُل کر نہیں دیکھ پائے روضہ
دہلیز پر آنکھ گڑ گئی ہے

ہے صلِّ علیٰ کا وِرد کیا خوب
اَنفاس میں جان پڑ گئی ہے

نسبت ہے ازل نہاد اُنؐ کی
اَرواح تک اِس کی جڑ گئی ہے

یہ غیر ذی زرع ، وادیٔ جاں
زمزم کے بغیر اُجڑ گئی ہے

اُن جالیوں سے پرے ہوئے ہیں
یا جسم سے جاں بچھڑ گئی ہے!

اے خیرِ کثیرؐ ! جلوہ گر ہو
دنیا کی ہَوا بگڑ گئی ہے!

ہے منتظرِ اشارۂ رحم
جان آ کے لبوں پہ اَڑ گئی ہے

یلغار ہے بادِ واپسیں کی
ہستی کی طناب اُکھڑ گئی ہے

ہو لطف ، ریاضؔ پر کہ اُس کو
دنیا کی ہوس جکڑ گئی ہے !

نُور خالق کے ہزار آنات اُنؐ کے سامنے
ایک حرف 'کُن' کے امکانات اُنؐ کے سامنے

ہے کہیں گر ذات کی تہہ میں تو ' لا کر پیش کر
عجزِ با اخلاص کی سوغات ، اُنؐ کے سامنے

یہ ندامت پاش آنکھیں ، یہ خجالت زَا جبیں
کیا کرے گی عرضِ احساسات، اُنؐ کے سامنے

آہ قرضِ دہر سے گہنائی آنکھوں کا سکُوت
کیسے ہو اظہارِ کیفیّات ، اُنؐ کے سامنے

گھر سے طیبہ تک کا رستہ طے ہُوا اِس فکر میں
جانے کیا ہو صورتِ حالات اُنؐ کے سامنے؟

آتے جاتے سارے موسم بَر دے اُس دہلیز کے
وقت پھیلائے کھڑا ہے ہات، اُنؐ کے سامنے

اک سکینت بخش چشمِ مہرباں کی بات ہے
ہیں حباب آسا مرے خدشات، اُنؐ کے سامنے

ہاتھ اُٹھتے ہی نہیں بہر دعا و التجا
ہیں مری ، ہرطرح کی حاجات اُنؐ کے سامنے

اُنؐ کی رحمت کی نگاہوں میں رہیں پیہم ریاضؔ
ہو مدینہ میں بسر اوقات ، اُنؐ کے سامنے!

کیا بتائیں نعتِ شاہؐ ، سطر سطر کیسی ہے؟
آسمانِ بخشش سی ' عرشِ عفو جیسی ہے؟

شُکر اُن کی رحمت کا ، وہ مقام آپہنچا
زیست ہے فراق ایسی ، موت وصل ایسی ہے!

بولتا ہے سانسوں میں ' ڈولتا ہے آنکھوں میں
سوز یہ بلالیؓ ہے ، جذب یہ اویسیؓ ہے!

طبع رو گئی کھُل کے ' صاف ہوگئی دُھل کے
حاضری مواجہ کی ' کیا بتائیں کیسی ہے؟

شکر کی ہے سرشاری ، سانس سانس کے اندر
زیرِلب دُرودوں کی ، کیفیت ہی ایسی ہے!

منظرِ مواجہ میں جذبِ دل کی کیفیت
سوزِ دم بہ دم سی ہے، کربِ پے بہ پے سی ہے!

مژہ پر رہا اٹکا' جو نہ آنکھ سے ٹپکا
منزلت اُس آنسو کی عرش زاد شے سی ہے!

ہے دعا ریاضؔ اپنی ، آپؐ کو پسند آئے
لہجہ جس طرح کا ہے اپنا ، نعت جیسی ہے!

وحشتِ حشر میں بے خوف چلے جاتے ہیں
جو ترےؐ سایۂ رحمت کے تلے جاتے ہیں

ہوتا جاتا ہے ہنر آپ کے دَر پر مقبول
جذبے جس طرح اطاعت میں ڈھلے جاتے ہیں

نگراں کوئی مسلسل ہے ہماری جانب
خودبخود کام سبھی ہوتے چلے جاتے ہیں

یادِ طیبہ سے چراغاں ہے دل و دیدہ میں
کیا چراغِ حرم آثار ، جلے جاتے ہیں

کشش اِک نسبتِ عالی کی ہے رہبر اپنی
کوئی کھینچے لیے جاتا ہے ، چلے جاتے ہیں

قریۂ جاں سے درُودوں کی مہک اٹھتے ہی
دکھ ہَوا ہوتے ہیں ، آلام ٹلے جاتے ہیں

جنّتِ عفو ہے نزدیک تر آتی جاتی
جیسے جیسے قدم اُس سمت چلے جاتے ہیں

نعت پاروں کی مہک گریۂ شب کی ہے عطا
نخل یہ اشکِ ندامت سے پھَلے جاتے ہیں

ہیں رواں طیبہ ریاضؔ ایسے کہ جیسے طائر
آشیانوں کی طرف شام ڈھلے جاتے ہیں

O

سکھلایا اُسؐ نے آپ مجھے ڈھنگ شُکر کا
سجدوں میں آ گیا ہے جو یہ رنگ ، شُکر کا

صبحِ الست نعمتیں تقسیم جب ہوئیں
ہم کو عطا کیا گیا اورنگ شُکر کا

سرشاریٔ نعم سے ہے جنّت مثال روح
ممنونیت نژاد ہے نیرنگ شکر کا

' اللہ تیرا شکر ہے ' ' اللہ تیرا شکر '
ہے دل کی دھڑکنوں میں اِک آہنگ شُکر کا

ہر خُلیہ وجود ہے سرشارِ بندگی
اَزبر ہُوا ہے جان کو ، فرہنگ شُکر کا

چشم و زبان و دل ہیں سکینت کے رازیاب
مونہہ بولتا ثبوت ہے ہر انگ ، شُکر کا

تا عمر جاں فزا رہے ممنونیت کا جذب
مولا نہ ہو محیط کبھی تنگ ، شکر کا

تصویر ' سجدہ ہائے تشکّر کی ' لفظ لفظ
نعتِ ریاضؔ لگتی ہے ارژنگ شکر کا

ورق پہ نعتِ نبیؐ کی ترسیل ہو رہی ہے
حیات' نورانیت سے پُرجھیل ہو رہی ہے

درُود کا نُور ضو فگن ہے نفَس نفَس میں
زبان سورج ' نگاہ قندیل ہورہی ہے

چھلک رہا ہے وجود میں زمزمِ سکینت
حیات خلدِ سکوں میں تبدیل ہو رہی ہے؟

بشارت آثار کیفیت ہے مراقبے کی
یہ کس ولایت کی آج تکمیل ہو رہی ہے؟

فن اپنا ' صلِّ علی النّبی ہی کا استعارہ
بہ شکلِ نعت ، امرِ رب کی تکمیل ہو رہی ہے

سفر ہے درپیش سدرۃالمنتہائے فن کا
کہ عالمِ ہُو میں ذات تحلیل ہو رہی ہے

یہ نعت جو دیکھتے ہیں گھر بیٹھے کہہ رہے ہیں
یہ اصل میں نزدِ بابِ جبریل ہو رہی ہے

جو موجِ خوں ہے مرے بدن میں، بہ فیضِ مدحت
مسام اندر مسام قندیل ہو رہی ہے

قرینے نعتِ نبیؐ کے سکھلائے جا رہے ہیں
ریاضؔ آدابِ حُب کی تحصیل ہو رہی ہے!

اُس کی مدحت میں کٹے عمر ، اگر اور بھی ہو
نہیں یہ عمر ہی ' گر عمرِ خضر اور بھی ہو!

ماورائے بشریّت بھی بہت کچھ ہے وہ ذات
ہو بشر ہی ، تو کوئی ایسا بشر اور بھی ہو!

گھر پلٹتے ہی ' مدینے سے دعا کرتے ہیں
شہرِ رحمت کی طرف ، ایک سفر اور بھی ہو!

مطمئن روح ہے تیرےؐ کرمِ بے حد سے
ہے بہت تیراؐ کرم مجھ پہ ' مگر اور بھی ہو

ہر سفر ' شہرِ مدینہ کا سفر ہے دل کو
پاؤں میں چاہے کوئی راہگزر اور بھی ہو!

بخت آنکھوں کا ہو طیبہ کا غروب اور طلوع
ایک شام اور بھی ہو ایک سحر اور بھی ہو!

ہر نظر پر، تریؐ سرکار میں یہ عرض کروں
میری حالت پہ تریؐ ایک نظر اور بھی ہو

جذبۂ داد دلوں کے لیے ہو وجہہ گداز
سننے والوں پہ ثناؤں کا اثر اور بھی ہو

ڈُوب کر جذبِ حرم زاد تشکّر میں ریاضؔ
اک نئی نعت بہ اسلوبِ دگر اور بھی ہو!

☆

خدا کی ذات پہ برہان ہی کی صورت ہے
وجود آپؐ کا ، ایمان ہی کی صورت ہے

خُدا نے ہم کو نوازا ہے کیسی نعمت سے !
یہ نعت گوئی بھی احسان ہی کی صورت ہے

زمیں پہ خاک کے پیکر میں نُور اُترا ہے
حیات آپؐ کی ،قرآن ہی کی صورت ہے

کچھ اور بھی ہے وہؐ مولا صفات ‘ نُور نہاد
وہؐ دیکھنے میں تو انسان ہی کی صورت ہے

جو وہؐ نہ ہو تو نہ دھڑکن ہو نبضِ ہستی میں
رگِ زمانہ میں وہؐ جان ہی کی صورت ہے

مراقبے میں یہ اپنی درُود خوانی بھی
نبیؐ کے قُرب کے ارمان ہی کی صورت ہے

ہیں اُسؐ کے نُور بھری آیتوں سے خدّ وخال
وہؐ ہو بہو' ہمہ قرآن ہی کی صورت ہے

دلوں کو اُسؐ نے مری نعت سے گداز کِیا
یہ 'واہ واہ' بھی فیضان ہی کی صورت ہے

صفاتِ شاہؐ کے اظہار کو ریاضؔ مجید
خضر کی عمر بھی، اک آن ہی کی صورت ہے!

ہُوا ہے خاک میں صورت پذیر سب کے لیے
میانِ خلق ' خدا کا سفیرؐ سب کے لیے

گھروں سے لے کے دلوں تک ظہورِ نُور اُس کا
ہو کوئی دَور ، وہؐ ماہِ منیر سب کے لیے

نہیں ہے کوئی بھی فیضان شاہؐ سے باہر
ہے خیر خواہ ، وہؐ روشن ضمیر سب کے لیے

حرا ہو ، ہجرتِ طیبہ ہو ، فتحِ مکّہ ہو
وہ عجز و عزم و سخا کی نظیر سب کے لیے

عمل کو دیدۂ نیّت سے دیکھنے والا
نذیرؐ سب کے لیے ہے ، بشیرؐ سب کے لیے

نجات اور کسی رہ سے غیر ممکن ہے
ہے اُنؐ کا دین ہی سیدھی لکیر، سب کے لیے

بنامِ نعت سکینت طلب ہے سب کا ریاضؔ
خلوص سے ہے دعاگو فقیر سب کے لیے

○

زہے نصیب یہ سرشاریاں مدینے کی
جگائیں بخت کو ، بیداریاں مدینے کی

یہ مُشتِ ِگل ہی نہیں حصّہ اُس قلمرو کا
ورائے جاں ہیں عملداریاں مدینے کی

علیل جاں کو عیادت مثال وہ قریہ
حیات بخش ہیں دلداریاں مدینے کی

جو پونچھے اشک ہَوا ، خاک ڈھانپے زخموں کو
خوشا نصیب یہ غم خواریاں مدینے کی

یہی حوالہ ہے تزئین گر زمانے کا
بہشت زاد ہیں گُلکاریاں مدینے کی

ہر آسمان منوّر ، اُس ایک نسبت سے
افق افق ہیں ضیاباریاں مدینے کی

وہاں کا عزمِ سفر ہی نجات ساماں ہے
بہشتِ دید ، خوش آثاریاں مدینے کی

ریاضِ جنّہ کا ہو اعتکاف قسمت میں
نصیبِ عمر ہوں افطاریاں مدینے کی!

ابدسرشت وہ لمحہ تو حاضری کا آئے
ریاضؔ ازل سے ہیں تیّاریاں مدینے کی!

⋯☆⋯

آدمی کس طرح نعتِ شاہؐ عدنانی کہے؟
کچھ کہے تو اُس میں مخفی ، جذبِ نورانی کہے

ہیں 'نفخت فیه روحی ' کی یہ نقش آرائیاں
ہم کہیں کیا ' نعتِ احمدؐ ' روحِ رحمانی کہے!

جس جگہ جبریل کو بھی تابِ ہمراہی نہیں
حال اُس منزل کا کیسے فکرِ انسانی کہے؟

اِس فقیری پر امیری ہفت عالم کی نثار
تیریؐ دربانی کو دل اورنگِ سلطانی کہے!

صدقہ ہے تیرےؐ ظہورِ پاک کا یہ کہکشاں
آنکھ اِس کو تیرے نقشِ پا کی تابانی کہے!

قصہ ہائے مختصر‘ یہ دل رضاجُو ہے ترا ؐ
طبعِ بخشش خُو اگرچہ بات طولانی کہے

ہفت خواں ہے نعت کہنا‘ (سدرۂ اظہار ہے)
پر تری ؐ رحمت سے دل اِس کو بہ آسانی کہے

رُو بہ طیبہ جو نہیں ایسا ہر اک دل ہے اجاڑ
ذوق ایسے دل کی دھڑکن کو بھی ویرانی کہے

رات کے پچھلے پہر، یادِ مواجہ میں‘ ریاضؔ
اشک باری کو بھی اک طرزِ ثنا خوانی کہے!

☆

○

جو ہوشایاں ترےؐ سوغات، کہاں سے لاؤں؟
نعت کے واسطے جذبات کہاں سے لاؤں؟

خاک کے ساتھ ہیں لفظوں کے پَر و بال بندھے
مَیں فلک سیر خیالات کہاں سے لاؤں؟

دلِ ہر لفظ ہو آئینہ مقدّر جس سے
ایسی تنویرِ خیالات کہاں سے لاؤں؟

وہی الفاظ ' وظیفہ ہیں ہمارا بھی مگر
اثر اے شارحِؐ آیات! کہاں سے لاؤں؟

زَر' زمینوں کا، زبانوں کا تری قربت میں
مَیں وہ اے سیّدِ ساداتؐ! کہاں سے لاؤں؟

عمر ہے رزق ہَوا ' لہجہ و لب رختِ فنا
ذکر اور شکر کی بہتات کہاں سے لاؤں؟

خلوتیں گرد مری ، جلوتیں بے درد مری
تیرے شایاں ہوں جو اوقات کہاں سے لاؤں؟

میرے الفاظ کو جو منزلت اعجاز کی دیں
مَیں ریاضؔ ایسے کمالات کہاں سے لاؤں؟

کوئی ساعت ہو شہرِ محترم آنکھوں میں رہتا ہے
مدینہ ہے خیالوں میں ، حرم آنکھوں میں رہتا ہے!

کسی رُت میں بھی اِن آنکھوں کی نمنا کی نہیں جاتی
مدینے سے بچھڑنے کا الم آنکھوں میں رہتا ہے

ولا اُن ﷺ کی ہے سانسوں میں، ثنا اُن ﷺ کی ہے ہونٹوں پر
زوالِ جاں کے پَل ، زادِ عدم آنکھوں میں رہتا ہے!

دوامی ہے وہ پہلی حیرت و بہجّت کی کیفیت
وہ چُپ ہونٹوں پہ رہتی ہے وہ نَم آنکھوں میں رہتا ہے!

یہی نسبت ہماری راہبر ہے دین و دنیا میں
زہے قسمت! ترا ﷺ نقشِ قدم آنکھوں میں رہتا ہے

بُلاتی ہے ثنائے شہرِ امکانات کی خوشبو
نظر سے دُور اِک روشن علَم آنکھوں میں رہتا ہے

نشیمن میں ہے دل ، پرواز ہو لاکھ آسمانوں کی
کہیں پر ہوں، درِ شاہِؐ اُمم آنکھوں میں رہتا ہے

کسی رُت میں، کہیں پر بھی، کسی شے پر نگاہیں ہوں
مگر جالی کا منظر کم سے کم آنکھوں میں رہتا ہے

مواجہ ہے ریاضؔ آنکھوں میں عکس و نُور کی صورت
وہ جس کو سوچتے رہتے ہیں ہم، آنکھوں میں رہتا ہے!

☆

بیاضِ نعت کو دل سے لگا کے رکھتے ہیں
ہم اپنی جیب میں درہم ولا کے رکھتے ہیں!

جبیں چمکتی رہے قبر و حشر و جنّت میں
سو، اِس پہ خاکِ مدینہ سجا کے رکھتے ہیں!

بسر حیات کو کرتے ہیں ہم اویس انداز
ہم اپنے دل کو مدینہ بنا کے رکھتے ہیں

ولا سرشت ہے آئینہ طینتی اپنی
کہ دل میں عکس، ترؐے نقشِ پا کے رکھتے ہیں!

خوش آمدید! فرشتے بھی زائروں کے لیے
رہِ مدینہ میں آنکھیں بچھا کے رکھتے ہیں

وہ نعتیں بھی ہیں جو کہنی ہیں دیکھ کر اُنؐ کو
کچھ آتے کل کے لیے بھی بچا کے رکھتے ہیں!

خیال و خواب ہیں خلوت نژاد و ہجرت زاد
نظر میں راستے ثور و حرا کے رکھتے ہیں!

ہوں مستجاب ترےؐ خیرزا وسیلے سے
یہ حرف و اشک جو ہم التجا کے رکھتے ہیں

ریاضؔ اپنی ثنا، عرضداشت بھی ہے کہ ہم
قرینے نعت کے، لہجے دعا کے رکھتے ہیں!

○

طبیعت خوش گماں اور فکر خیر اندیش کرنا ہے
پھر اُس چوکھٹ پہ خود کو بہرِ بخشش ، پیش کرنا ہے

اویس انداز کرنا ہے بسر یہ عرصۂ نسبت
تکلّم کم سے کم اور جذبہ بیش از بیش کرنا ہے

درُودآثار لب پر حرفِ تلخ اچھّا نہیں لگتا
سخن بے طنز کرنا ہے ، زباں بے نیش کرنا ہے

عطائے شاہؐ کے لائق نہیں ہے عجز ابھی اپنا
ابھی کچھ اور خود کو خستہ و دل ریش کرنا ہے

مہک احساسِ حضرتؐ کی رہے ہالہ کیے ہرسُو
نَفَس حُب آشنا اور طبع مدحت کیش کرنا ہے

بجز حُبِ نبیؐ زادِسفر رکھنا نہیں کچھ بھی
مدینے کا سفر ایسے دلِ درویش! کرنا ہے

سبق کرنا ہے اَزبر 'موتوا قبَل اَنت موتوا' کا
دلا ! اثباتِ حق سے پہلے نفیٔ خویش کرنا ہے

برائے کسبِ فن بیعت کرے اُس نُور چوکھٹ کی
ریاضؔ اہلِ ہنر کو اک یہی اُپدیش کرنا ہے

ورَق ورَق پہ مہکتا رہے نہالِ ثنا!
ہزار نافہ غزالِ حرم ' خیالِ ثنا!

مدام دل میں ربیعِ ثنا کا موسم ہے
ہر ایک سال ہے اہلِ ولا کو سالِ ثنا

وفورِ کیف سے معمور' لطف و راحت بخش
برس رہا ہے دل و جاں پہ برشِگالِ ثنا

مہِ مدینہ سے ہے مستیز لوحِ سخن
ہر ایک لفظ سے ہے ضَوفگن ، جمالِ ثنا

کلیدِ راحتِ دنیا ' وعیدِ وسعتِ قبر
نویدِ دولتِ عقبٰی ولا ! مآلِ ثنا

تصوّرات کو جب اِذن ہو حضوری کا
زہے! وہ ساعتِ خوش، آئے جب خیالِ ثنا!

اَزل کے روز لکھی جا ہی تھی جب قسمت
کیا خدا سے مری روح نے، سوالِ ثنا!

درِ حضورؐ پہ دائم رہے یہ کاسہ بدست
لبِ ریاضؔ پہ پیہم رہے سوالِ ثنا!

کب یہ کارِ نعت اپنے عزم و ہمّت سے کِیا؟
جو کِیا ہم نے ، وہ مولاؐ کی عنایت سے کِیا؟

دل میں نبیوں کے ہے جسؐ کے امّتی بننے کا شوق
شکر تیرا، تُو نے ہم کو اُسؐ کی اُمّت سے کِیا!

انتہا کیا ہو گی اِس ذکرِ دُرودآثار کی؟
دل نے آغازِ سفر ہی جذبِ حیرت سے کِیا!

ڈبڈبائی آنکھ کیفِ شکر سے سرشار تھی
طے سفر اُس شہر کا کیسی عقیدت سے کِیا؟

ہے صفاتِ رب کا پرتَو جملہ موجودات میں
نورِ احمد نے ظہور ، آغوشِ رحمت سے کِیا؟

اُن کی توفیق و توجہ کا ثمر ہے کارِ نعت
طے سفر جاں نے اِسی اعزازِ نسبت سے کِیا

ہے یقیں وہ آبرو رکھیں گے محشر میں ریاضؔ
ہم نے یہ کارِ محبّت جنؐ کی مدحت سے کیا

⋯☆⋯

مری مساعئ ذوقِ سخن کا عنواں بھی
متاعِ دیں ہے تریؐ حُب ' اساسِ ایماں بھی

ہے ترےؐ دَر ' ترےؐ منبر سے بھی مجھے نسبت
تراؐ غلام بھی ہوں مَیں ، تراؐ ثنا خواں بھی

یہی نہیں کہ فقط اُمّتی تراؐ ہوں ' شہاؐ
مجھے ملی تریؐ نعتِ بہشت ساماں بھی

دُرود و اشک میں اک ربط ہے ' مواجہ پر
دُرود خواں بھی ہُوں مَیں اور اشک افشاں بھی

جھکائے جاتا ہوں آنکھیں بھی ' ہُوں عجب سائل
دراز تر کیے جاتا ہوں اپنا داماں بھی

سروں پہ ابر تھا آقاؐ کی میزبانی کا
ہم اُنؐ کے شہر میں، کچھ دن ہوئے تھے مہماں بھی

رہا ہوں عمر بھر آسودہ تیریؐ رحمت سے
ترؐے کرم سے لحد میں رہے چراغاں بھی

نصیبِ عمر ہو! تدوینِ کارِ نعت ، آقاؐ
عطا سمیٹنے کی مہلتِ فراواں بھی !

چھُپے رہے پسِ اظہار بھی مگر کچھ کچھ
مشاہدات ہوئے نعت میں نمایاں بھی

ہے منزل و مرادِ جہاں ، کوئے مصطفےٰؐ
ہیں گامزن ، زمان و مکاں سوئے مصطفےٰؐ

آیا زباں پہ صلِّ علیٰ ' دیکھ کر حرم
کتنی دُرودخیز ہے خوشبوئے مصطفےٰؐ

شیخینؓ قرب یاب ہیں بعدِ وصال بھی
اللہ رے دل نوازی پہلوئے مصطفےٰؐ

آئینہ دارِ رحمتِ باری بروزِ حشر
بخشش نما ' اشارۂ ابروئے مصطفےٰؐ

زمزم سرِ جہاں ہے تو کوثر سرِ بہشت
شاداب دوجہاں کو کرے جوئے مصطفےٰؐ

'والشّمس' وہ جبیں ہے تو ہے 'والضّحیٰ' وہ رخ
'والّیل' کی مثال ہیں گیسوئے مصطفیٰؐ

پُرنور رکھّے قبر کو یاد اُس چراغؐ کی
رحمت نما لحد میں رہے ، روئے مصطفیٰؐ

پیشِ نظر ہزار رہیں راہ ، عمر بھر
مقصد دلِ ریاضؔ کا ہو کوئے مصطفیٰؐ!

○

ہے مسام اندر مسام اک حشر ایسا دن کھُلا
وِرد سے صلِّ علیٰ کے کس طرح باطن کھُلا ؟

اے خوشا سانسیں ہوئیں نورَانیت کی پاسدار
ظلمت آبادِ نفس میں نُور کا معدن کھُلا

سدرۂ اظہار سے آگے کی حیرانی ملی
لفظ کی پہنائی پر ہر راہِ ناممکن کھُلا

کان میں آئی ’کُنِ‘ اوّل کی صوتِ وقت زَا
روح پر دروازۂ آغازِ سال و سن کھُلا

گنبدِ خضرا کے نیچے نُورؐ جو مستور ہے
ہے دوعالم کے لیے وہؐ مشفق و محسن کھُلا

کون جانے آنکھ کب اُس نُور سے آباد ہو
جس کی خاطر ہے اَزل سے روح کا مسکن کھُلا

ہوگیا کھِل کر گلاب ایسا شگفتہ دل ریاضؔ
بادِ یادِ طیبہ سے یوں غنچۂ باطن کھُلا

کروں بہ جذبِ عقیدت ، بیان طیبہ کا
کہیں ملے جو کوئی رازدان طیبہ کا

حسیں ہر ایک زمیں سے زمین طیبہ کی!
ہر آسماں سے بلند آسمان طیبہ کا!

وہ جس میں احمدِ مختارؐ خواب فرما ہیں
عظیم عرش سے ہے وہ مکان طیبہ کا

دُرود پاش ہواؤں میں دیکھ لیتے ہیں
نشان دیکھنے والے ، نشان طیبہ کا

نبیؐ کے ہالہ حفظ و اماں میں رہتا ہے
ہے خوش نصیب بڑا ، میہمان طیبہ کا

ہر ایک ذرّہ ہے تعبیر، خوابِ ہستی کی
نگاہِ شوق سے دیکھو جہان طیبہ کا

ہمیشہ خدمتِ سرکارؐ ہی میں رہتا ہے
جہاں کہیں بھی رہے، مدح خوان طیبہ کا

زہے نصیب، لب و لہجۂ عقیدت سے
دلِ ریاضؔ ہُوا ، ترجمان طیبہ کا

O

یقیں ابھارتی ' تشکیک دُور کرتی ہے
محبّت آپؐ کی ، دل باحضور کرتی ہے

سلیقہ بخشتی ہے خیر کا ' جبلّت کو
یہ نسبت آدمی کو باشعُور کرتی ہے

سحر اُتارتی ہے ذات کے اندھیروں میں
خرابہ جان کا مانندِ طُور کرتی ہے

اُجالتی ہے سیہ خانۂ وساوس کو
جہالت آشنا اوہام ، دُور کرتی ہے

قدم قدم پہ مسافت رہِ مدینہ کی
بتانِ وہم و گماں چُور چُور کرتی ہے

ہر ایک یاد اُس اقلیم خیر و خوبی کی
خیال و خواب کو وقفِ سُرور کرتی ہے

زباں کے دعوے سے یہ مطمئن نہیں ہوتی
ولا نبیؐ کی ، عمل میں ظہُور کرتی ہے

جہاں سے مستغنی ہیں کہ تیریؐ چوکھٹ کی
گدائی ، طبعِ گدا کو غیور کرتی ہے

اَنا و نفس کو کرتی ہے عجز آمادہ
خوشا وہ پیروی جو بے غرُور کرتی ہے

خرد سے طے نہ ہوں یہ پُل صراط نسبت کے
یہ ہفت خواں فقط الفت عبور کرتی ہے

مراقبات میں ہے حق نما خیال اُنؐ کا
خوشا وہ یاد جو باطن میں نُور کرتی ہے

دلِ ریاضؔ ہے شاہد کہ اُنؐ کی چشمِ کرم
درُودخواں پہ توجّہ ضرور کرتی ہے!

قیدِ آشوب کے، زندانِ الم کے باہر
نعت کے صدقے رہا ہوں سدا غم کے باہر

کون ہے؟ کوئی نہیں! کچھ ہو کسی عالم میں
آپؐ کے سایۂ دامانِ کرم کے باہر

دائرہ عجز کا ہر سعئ ہنر کو ہے محیط
نعت گوئی ، حد امکانِ قلم کے باہر

سب جہانوں کو محیط آیۂ رحمت کی عطا
نہیں شے کوئی بھی اُس دستِ نعم کے باہر

منتظر وقتِ تہجّد کے کھڑے ہیں شب سے
بابِ جبریل کے نزدیک ، حرم کے باہر

مضطرب ، ملتجی ، متمنّی ، مسافر ، مہجور
طالبِ خیر ، درِ خیر شیَم کے باہر

جیسے ہو ماہیٔ بے تاب کنارِ دریا
زائرانِ حرم ایسے ہیں حرم کے باہر

اجر ہے تیری اطاعت کا ، کوئی نعمت ہو
نہیں فردوس ، ترے نقشِ قدم کے باہر

دلِ ہر ذرّہ میں امکانِ جہانِ تازہ
عدم آباد ہے آباد ، عدم کے باہر

اسی اقلیم میں ظاہر ہوئی ہر قدرتِ حق
نہیں کچھ مملکتِ شاہِ اُممؐ کے باہر

زمزمِ نعت سے شاداب ہے احساس، کہ ہے
دشت ہی دشت ، دلِ نعت رقم کے باہر

ہوئے روضہ کی زیارت کو کئی سال ریاضؔ
روح ہے خیمہ نشیں اب بھی حرم کے باہر

○

آنکھوں کا گریہ ، دل کا قلق معتبر ہُوا
نسبت سے اُن کی، رُخ کا عرق معتبر ہُوا

اے تُوؐ کہ تجھ سے آیۂ 'اقرا' کا ہے خطاب
تجھؐ سے مرا ہر ایک سبق معتبر ہُوا

ہے چاند زَرفشاں ، ترے تعمیلِ حکم سے
ہو کر ترے اشارے سے شق معتبر ہُوا

لفظوں کو اعتبار مِلا تیرےؐ ذکر سے
تیری ثنا لکھی تو ورق معتبر ہُوا

ایسا دیار کون و مکاں میں کہاں ہے اور؟
طیبہ سے یہ زمیں کا طبق معتبر ہُوا!

سیرت تریؐ گواہ خدا کے کلام کی
تیرےؐ عمل سے گفتۂ حق معتبر ہُوا

جبریل کے لبوں پہ تھا 'اقرا' بس ایک لفظ
تیری زبان سے یہ سبق معتبر ہُوا

رکھ لی ریاضؔ لاج ندامت کی ، شاہؐ نے
خوش ہو ، تری جبیں کا عرق معتبر ہُوا!

مجھ ایسے خستہ و ماندہ کی التجا پہنچا!
مرا سلام ، مدینے تک اے صبا پہنچا!

ملائکہ کے جہاں پر سلام آتے ہیں
اُس آستاں پہ کسی دن مری ثنا پہنچا

تہی رہے نہ عطا سے کوئی بھی دستِ سوال
حریمِ شاہؐ تک آوازِ ہر گدا پہنچا

رکھ اُنؐ کے لطفِ حضوری سے اے خدا سرشار!
درِ رسولؐ پہ ہم سب کو بارہا پہنچا

تمام عمر کی بیداریوں کو مہکا دے
درونِ خواب ، کوئی حرفِ رابطہ پہنچا!

زباں پہ ہو مرے اخلاف کی درودِ اویسؒ
ہر آتی نسل تک انوارِ سلسلہ پہنچا

یقیں نصیب ہوں شب زادگانِ بے توفیق
خنک بصیرتوں میں تابشِ حرا پہنچا

مکینؐ، روح جہاں پر ہے ایک مدّت سے
ریاضؔ کو بھی وہاں جلد اے خدا! پہنچا

حضور شاہؐ ، زبان و بیاں کا تحفہ ہے
خوشا درُود کہ ربِّ جہاں کا تحفہ ہے!

اِس ایک دین کی خاطر ہی سب رسول آئے
یہ دین ، کوششِ پیغمبراں کا تحفہ ہے

زہے جبلّتِ تقلید ، شرعِ مولاؐ کی
برائے سلطنتِ جسم ؛ جاں کا تحفہ ہے

نجات اپنی اطاعت میں رکھّی ہے اُسؐ نے
بہشت، اُس کرمِؐ بے کراں کا تحفہ ہے

حضورِؐ پاک کا اَنوارِ لم یزَل سے ظہور
بشر کو مالکِ کون و مکاں کا تحفہ ہے!

وسیلہ ہے جو دعا کا ' دعا کا لہجہ بھی
اُسی کریمؐ ، اُسی مہرباںؐ کا تحفہ ہے

خوشا نصیب دل ولب ہوئے درُود انداز
عطا ہے عرش کی' یہ لامکاں کا تحفہ ہے

حرم کی یاد سے رکھتی ہے آنکھ اشک آباد
یہ گریہ، طیبہ کی روشن اذاں کا تحفہ ہے

حضور میں شۂ خیرالبشرؐ کے نعت ریاضؔ
مساعیٔ ہنر و جذبِ جاں کا تحفہ ہے!

ہر ایک ذرّہ کسی کہکشاں کا لگتا ہے!
حرم کا راستہ ہفت آسماں کا لگتا ہے

سبھی زمینیں، زمانے ترےؐ، تراؐ اُسوہ
ہر اک زمین کا ہر اک زماں کا لگتا ہے

یہ کیسی بھید بھری رہگزر ہے طیبہ کی
اک ایک ذرّہ ریاضِ جناں کا لگتا ہے

حرم میں جو بھی کبوتر ہے مائلِ پرواز
خیال مجھ کو کسی نعت داں کا لگتا ہے!

عبودیت ہے اسی 'عبدہٗ' کی نسبت سے
جبیں پہ زَر اُسی مولاؐ نشاں کا لگتا ہے!

جو لحن آج بھی پُرسوز ہے موذّن کا
یہ فیضِ سوز ، بلالی اذاں کا لگتا ہے

دل اہلِ جذب کے روشن ہیں اُن ؐ کی نسبت سے
ہر ایک ستارہ اسی کہکشاں کا لگتا ہے!

بہ اذنِ رب ہے بھرا دہر اُس ؐ کا خوانِ کرم
ہر اک فقیر ، اُسی آستاں کا لگتا ہے

خوشا کہ رُو بہ ثنا ہے ہر ایک اہلِ سخن
یہ خاص فیض زمانِ رواں کا لگتا ہے

ورق پہ اُترا ہے اک آسماں سکینت کا
ریاضؔ جذب ترا ، لامکاں کا لگتا ہے!

جنّت عطا کرے ہمیں، کوثر عطا کرے
کیا کیا، بہ اذنِ داورِ محشر عطا کرے!

قاسم بنا دیا، اُسےؐ مختار کر دیا
خالق کی نعمتوں کو پیمبر عطا کرے!

ہے اُس نبیؐ کے سایۂ رحمت کی آرزو
جو کعب بن زہیرؓ کو چادر عطا کرے

نسبت سے آپؐ ہی کی، دعا مستجاب ہو
نام آپؐ کا دعاؤں کو شہپر عطا کرے

پھیلا دیا ہے دامنِ دل، اِس دعا کے ساتھ
مولا، جو اپنے حق میں ہو بہتر، عطا کرے!

حاجت شناس ہے وہؐ محبّت اساس ہے
مانگے خلوص سے جو گداگر، عطا کرے

اللہ کے کلام کو ڈھالے عمل میں وہؐ
قرآن کو وہؐ سیرتِ اطہر عطا کرے

صدقے میں اُسؐ کی حبِّ اطاعت فروغ کے
اللہ ہم کو دین کا جوہر عطا کرے!

کس مونہہ سے شکر اُس کے کرم کا ہو؟ جو ریاضؔ
سوئے ہوئے کو نعت، جگا کر عطا کرے!

○

خوش بختی ازل سے جو ہے مصطفیٰ ﷺ شناس
حق بات تو یہی ہے، وہی ہے خدا شناس

جذبوں کے ہر محیط کو پہچانتا ہے وہؐ
وہ ابتدا شناس ہے وہ انتہا شناس

ذاتِ اِلٰہ ' ناعتِ اوّل کہیں جسے
اُس سا نہیں ہے کوئی ' کہیں بھی ثنا شناس

محتاج کو طلب سے زیادہ عطا کرے
کیا سائل آشنا ہے وہؐ ، کیسا گدا شناس!

سائل بغیر ہونٹ ہلائے ' مراد پائیں
ہے کس قدر رحیمؐ و کریمؐ ' التجا شناسؐ

صد شکر ہے وسیلہ سرشت التجا مری
ہوں مطمئن، ہیں لفظ دعا کے، ادا شناس

اِک عہدِ نعت ساتھ مرے ہے رَواں دَواں
ہے آج کا ہر ایک ثنا گر وَلا شناس

لَو دے رہی ہیں دل میں منازل بہشت کی
جب سے ہوئی ہے آنکھ ترےؐ نقشِ پا شناس

اُس کے سوا ہے کون؟ ریاضؔ اک وہی تو ہے!
بندوں کا حاجت آشناؐ، رب کا عطا شناس

زہے تقدیر! کہ مامورِ ثنا اُسؐ نے کیا!
مَیں کہ گمنام تھا مشہورِ ثنا اُسؐ نے کیا!

غیر ذی ذرع خرابہ کیا فن کا شاداب
دلِ ہر لفظ کو معمورِ ثنا اُسؐ نے کیا!

ہر حوالے سے کلام اور جمال آرا وہؐ
قریۂ فن کو مرے طُورِ ثنا اُسؐ نے کیا!

غزلِ خام سے پہنچا ہوں سرِ مدحتِ تام
کیسے رنجور کو مسرورِ ثنا اُسؐ نے کیا!

بُن ہر مُو میں چراغاں کیا اپنی حُب سے
مجھ سیہ کار کو پُرنُورِ ثنا اُسؐ نے کیا!

کارِ نعت اب ہمہ اوقات ہے معمولِ حواس
ایسے اعصاب کو مسحورِ ثنا اُسؐ نے کیا!

لِلّٰہ الحمد! سرورِ اَبدی دے کے ریاضؔ
اَزلی تشنہ کو مخمورِ ثنا اُسؐ نے کیا!

شہرِ طیبہ میں نہیں دعوتِ عام آنے کی
شرط ہے، آپؐ کی جانب سے پیام آنے کی

جوتیوں کی جگہ آنکھیں بھی ادب سے رکھ دے
بابِ جبریل سے آگے نہیں کام آنے کی!

خودبخود ہوتے چلے جاتے ہیں اسباب بہم
دیر تھی اُس درِ رحمت سے پیام آنے کی

چمنستاں ہے ترےؐ ذکر سے ویرانۂ جاں
ساری برکت ہے، زباں پر تراؐ نام آنے کی

حاضری طیبہ کی ہم رنگِ حضوری ہو جائے
ہو خلش دل میں نہ بے نیلِ مرام آنے کی

کیسی پُونجی ہے درُودوں کی سدا نقد آثار
دہر میں' قبر میں اور حشر میں کام آنے کی

منتظر جس کے ازل سے تھے، یہی ساعت ہے
زیست میں رنگِ ثبات' آنِ دوام آنے کی

دیں ریاضؔ اپنے کو پھر اذنِ حضوری سرکارؐ
پھر طلب رکھتا ہے اک بار غلام آنے کی

صفحے صفحے پر اُتر آئی حرم کی روشنی
نعت میں دَر آئی ہے شاہِؐ امم کی روشنی!

حُبِّ مولا میں ڈبو کر خامہ جب لکھتے ہیں نعت
پھیلتی جاتی ہے کاغذ پر حرم کی روشنی!

نسبتِ نُور اُس رسالتؐ کی ہے خاص اللّٰہ سے
منفرد سب سے ہے اُس رحمت شیمؐ کی روشنی!

جگمگا اُٹھتا ہے دل، سائل کا، گھر بیٹھے ہوئے
ہے نمایاں دُور سے دستِ نعمؐ کی روشنی

کیسا اندازِ عطا ہے؟ کیسا اسلوبِ سخا؟
سائلوں کو خود بلاتی ہے کرم کی روشنی!

سطر اک اک نعتِ مولاؐ کی بہشت اسلوب ہے
خلد زا ہے خامۂ مدحت رقم کی روشنی

نُور ساماں ہوگئے ہیں___ طیبہ دیکھ آنے کے بعد
دیدہ و دل سے نمایاں ہے حرم کی روشنی

قبر چمکائے مری نُور اُس چراغِ خیر کا
مر کے بھی سر پر ہو رحمت کے علَم کی روشنی

نُور شریانوں میں ہے صلِّ علیٰ کے فیض سے
تیرتی ہے خوں میں وردِ دمبدم کی روشنی

ہم کو ظلماتِ جہاں میں خوف گمراہی نہیں
راہبر ہے آپؐ کے نقشِ قدم کی روشنی!

ہے ندامت زاد نورِ گریہ ' ضامن خلد کا
بخشوائے گی ریاضؔ اِس چشمِ نم کی روشنی!

عرش پر سر تھا ہواؤں پہ قدم جاتے ہوئے
تھی عجب شانِ سفر، سوئے حرم جاتے ہوئے!

وہ عجب قریۂ رحمت ہے ، عجب شہر عطا
کرم آتے ہوئے ہوتا ہے کرم جاتے ہوئے

دیکھ کر روضہ ہوئے پھول سے ہلکے اعصاب
بارِعصیاں سے دبے جاتے تھے ہم، جاتے ہوئے

آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے زمیں تکتے ہیں
رہ شناسانِ حرم ، سوئے حرم جاتے ہوئے

آخری خطبہؐ جہاں بھر کے دساتیر کی روح
دے گئے ہم کو وہ قرآن شیمؐ جاتے ہوئے!

ڈُبڈبائی ہوئی آنکھوں سے حرا کی رہ میں
چومتے جاتے ہیں وہ نقشِ قدم جاتے ہوئے

کام آیا نہ مواجہ پہ کوئی طرزِ ہنر
جذب و الفاظ کو کرتے تھے بہم جاتے ہوئے!

کیا کہیں منظرِ رخصت کا ، حرم کے خدّام
دیکھتے تھے ہمیں بادیدۂ نم ، جاتے ہوئے!

طبعِ آسودہ لیے طیبہ سے لوٹے ہیں ریاضؔ
ہم سفر جاں کے تھے سورنج والم، جاتے ہوئے!

ملائکہ کی طرح پاسبان لگتے ہیں
یہ سنگِ میل بھی جنت نشان لگتے ہیں

رہِ مدینہ کی آئینہ طلعتی کے نثار
کھڑے پہاڑ بھی یہ کہکشان لگتے ہیں

دیارِ خیر کا ماحول ہے کریمانہ
جو اجنبی بھی ہیں سب مہربان لگتے ہیں!

مراقبے کی فضا بحرِ نور لگتی ہے
کہ بند آنکھ میں ہفت آسمان لگتے ہیں

مشاہدات کی حیرت میں گُم پسِ الفاظ
جو نعت گو ہیں، تجلّی بیان لگتے ہیں

نبیؐ کے شہر کا کتنا حسین موسم ہے
ہوا و آب بھی کیا مہربان لگتے ہیں!

ہے راہِ طیبہ میں ہر کام احتیاط طلب
نفس نفس پہ ہزار امتحان لگتے ہیں

دُرود پڑھتا ہوں جس دم مراقبے میں ریاضؔ
ہَوا و عرش مجھے ہم زبان لگتے ہیں

⚜……☆……⚜

○

درُودوں کے سبب سے مل رہے ہیں
عجب انعام، رَب سے مل رہے ہیں!

مشاہد ہو رہے ہیں رفتگاں کے
بہ فیضِ نعت، سب سے مل رہے ہیں

بہت نزدیک ہے اب صبحِ تعبیر
اشارے خوابِ شب سے مل رہے ہیں!

ازل سے ہم ولا ہیں نعت داں سب
نہیں معلوم کب سے مل رہے ہیں؟

ہے نعتِ شاہؐ اپنی مشترک قدر
ہم اہلِ حُب ہیں، سب سے مل رہے ہیں!

دمِ آخر ہے ، راضی بر رضا ہیں
اویس انداز رب سے مل رہے ہیں

سرُور انگیز ہے جذبِ مدینہ
ریاضؔ اہلِ طلب سے مل رہے ہیں!

خوشا! سوئے حرم اگلے مہینے جانے والے ہیں
نبیؐ کی نعت کے صدقے، مدینے جانے والے ہیں!

کہیں کیا؟ کیسا نعت اَطوار، حُب آثار موسم ہے
ہوا طیبہ کی چلتی ہے، سفینے جانے والے ہیں

اجال اِن آنسوؤں کو اور ماحولِ تہجّد میں
یہ سوچ اُس شاہؐ تک یہ آبگینے جانے والے ہیں!

ندامت انتہا آثار ہوتی جائے ہے رُخ کی
جبیں سے ایڑیوں تک یہ پسینے جانے والے ہیں

بڑا ہی سعد ہے 'معمول' نعت آور درُودوں کا
زہے قسمت کہ اُن تک اِس قرینے جانے والے ہیں!

تعالیٰ اللہ! ہے مقبول ہونے کو ثنا گوئی
فرازِ عرش تک، مدحت کے زینے جانے والے ہیں!

ہَوا ہونے کو ہے مہلت کی خوشبو' عمر کی شبنم
کوئی دن میں یہ سانسوں کے خزینے جانے والے ہیں!

ریاضؔ اِس دَور میں اہلِ ولا کی نعت کے صدقے
دلوں سے نفرتیں' سینوں سے کینے جانے والے ہیں!

سحر سے شام تک ' اُٹھّی نظر میں
ہو طیبہ کی جھلک ' اُٹھّی نظر میں

کہیں دیکھی ہے جب تصویرِ روضہ
حضوری کی چمک اُٹھّی ، نظر میں

پئے تعظیم و استقبالِ منظر
عقیدت یک بیک اُٹھّی ، نظر میں

پھِرا آنکھوں میں شہرِ خلد منظر
رہِ طیبہ جھلک اُٹھی ، نظر میں

سمٹ آئیں لبوں پر التجائیں
دعا دل کی چمک اُٹھی ، نظر میں

تمنّا گنگنائی حاضری کی
طلب جاں کی چہک اُٹھّی ، نظر میں

ریاضؔ اپنی بیاضِ نعت دیکھی
بہشتِ فن مہک اٹھی ، نظر میں

○

کوئی دل میں سرِ شب بول اٹھّے
حدیثِ 'نحنُ اقرب' بول اٹھّے!

زبانِ اشک کہہ دے حال دل کا
اداس آنکھوں سے مطلب بول اٹھّے

کسی نعت آشنا کو پائے جب بھی
تو دل بے لہجہ و لب بول اٹھّے

مُڑا جب قافلہ بئیرِ علیؑ سے
''مدینہ آ گیا'' سب بول اٹھّے

یہی ہے اہلِ جذب و دل کی منزل
ولاخُو ' نعت مشرب بول اٹھّے

قدم چومے زمیں نے زائروں کے
''مبارک'' بام و دَر سب بول اٹھّے

ہم ایسوں کی شفاعت کو سرِ حشر
شہؐ معراج منصب بول اٹھّے

وداعِ جاں کے لمحے بجھتے اعصاب
''مدد اے رحمتِ ربّ'' بول اٹھّے

مکمّل جب ریاضؔ اپنی ہوئی نعت
'مبارک' لہجہ و لب بول اٹھّے

○

تعبیرِ خواب ہائے تمنّا دکھا مجھے
پھر ایک بار اپنا مدینہ دکھا مجھے!

آنکھوں میں پھر مواجہۂ اقدس کا نُور ہو
پھر آفتاب دل میں اترتا دکھا مجھے!

بجھنے لگی ہے جان زمانے کی دُھند سے
پھر روشنیٔ گنبدِ خضرا دکھا مجھے!

اِن تہہ بہ تہہ اندھیروں میں اک نُور کی لکیر
اپنے تلک پہنچنے کا رستہ دکھا مجھے!

کر ایسا لطفِ خاص مَیں جس کا نہیں ہوں اہل
جس کی نہیں ہے تاب وہ جلوہ دکھا مجھے!

ہے میری یہ دعا بھی تری ہی عطائے خاص
اب حاصلِ دعا بھی خدایا! دکھا مجھے!

حُسنِ تہذیب کا اَتمام رسولِ عربیؐ
تیراؐ اسوہ تراؐ پیغام رسولِ عربیؐ

وقت کی روز بدلتی ہوئی تعبیروں میں
سُرخرو ہیں تیرےؐ احکام ، رسولِ عربیؐ!

منتشر کرتا ہے دِل اور، ہر اِک چیز کا ذکر
ہے ترے ذکر میں آرام ، رسولِ عربیؐ!

سلسلہ وحی کا لاریب ہُوا تُجھ پر ختم
تُجھ پر کامل ہُوا اِسلام ، رسولِ عربیؐ!

نگراں میرے تغافل کی تریؐ رحمت ہو
خود بخود ہوں مرے سب کام رسولِ عربیؐ!

فن میں خوبی ہے جو، صدقہ ہے تری نسبت کا
خیرِ ہر لفظ ترےؐ نام ، رسولِ عربیؐ

رہے تذکار تری نعت ، تری سیرت کا
میرے لب پر سحر و شام ، رسولِ عربیؐ!

رُخ میرے دِل کا رہے تیری اطاعت کی طرف
بہ ہر انداز ، بہ ہر گام ، رسولِ عربیؐ!

ہے دُعا خاتمہ بالخیر ترے دین پہ ہو
عمر میری ہو خوش انجام ، رسولِ عربیؐ!

لَو سکینت کی جو پاتا ہے دِل اپنے میں ریاضؔ
ہے تری نعت کا انعام ، رسولِ عربیؐ!

اگرچہ صورت ، انسانی مِلی ہے
پر اُسؐ کو طبع ، ربّانی مِلی ہے

عمل میں ،قول میں ،قراں سراپا
ادا ایک ایک قرانی مِلی ہے

سب اُجلے راستے ، شہرِ نبیؐ کے
مِلی جو راہ ، نُورانی مِلی ہے

تعال اللّٰہ! اُس شہرِ کرم کی
مجھے کچھ دِن کی مہمانی مِلی ہے

قرار آیا مہاجر بندگی کو
جواُس چوکھٹ سے پیشانی مِلی ہے!

اُنہیؐ کا ذکر نُور افزا ہے، جس سے
مرے لفظوں کو تابانی مِلی ہے

ریاضؔ اللہ کا ہے فضل مجھ پر
جو توفیقِ ثنا خوانی مِلی ہے

سرِ مدحت بہ ذوقِ خوش ادبی
الف اللّٰہ لکھ بنامِ نبیؐ

ربِّ کعبہ کا وِرد کرتی رہے
زہے تقدیرِ کلکِ خوش نسبی!

بول 'سبحان ربی الاعلیٰ'
تا کہ خوش ہوں محمّدِ عربیؐ

تیریؐ بھرپور رحمتوں کے حضور
سخت نادم ہے میری کم طلبی

تیراؐ ہر حکم حوصلہ ایجاد
وسعتِ آثار تیریؐ خوش لقبی

مر کے بھی حقِ نعت کیا ہو ادا
یہ گماں بھی کمال بے ادبی!

خوشا! جو موت اپنی طیبہ میں، سرکارؐ! دیکھیں
ازل کے خواب کی شرح ابد آثار دیکھیں

رہے وہ کہکشاں روشن حرائے آرزو میں
نظر کے سامنے ہم آپؐ کا دربار دیکھیں!

خدارا، رحم ہم ہجرت گزیدہ زائروں پر
سروں پر پھر حرم کا سایۂ دیوار دیکھیں!

ہُوا ہے جب سے رحمت بار نفس مطمئنّہ
زمانے کو بہ ہر پہلو سکینت وار دیکھیں!

خرابہ روح کا فردوس جنؑ کی یاد سے ہے
لکھیں اسم اُنؐ کا، کاغذ پر گل وگلزار دیکھیں

ریاضؔ غم زدہ کی ربِّ کعبہ سے دُعا ہے
جو کھو بیٹھے ہیں، پھر وہ عظمتِ کردار دیکھیں!

ہے خاکِ طیبہ، کشکول دو کف میں
مہک پھیلی ہوئی ہے ہر طرف میں

شہاؐ! جب تک ہماری زندگی ہے
رہیں تیرے ثنا کاروں کی صف میں!

جنہیں لمس رہِ طیبہ ہے حاصل
رکھ اپنی آنکھ اُن سنگ و خزف میں

مِلے الفاظ کو تاثیر______ روشن
دُرِ اخلاص ہو فن کی صدف میں

نظر ہے روضے کی تصویر پر اور
تصوّر آپؐ کے عہدِ شرف میں

دُعائیں جو وہاں پر کی گئی ہیں
وہ افضل ہیں مدینے کے تُحَف میں

ولا افزا ہے صدیوں سے مسلسل
عجب ہے ، سحر اُس آوازِ دف میں

ریاضؔ اِک آرزو ہے جس کی لَو سے
چراغاں ہے خیالوں کے غُرَف میں

مراتب جو مدینے سے مِلے ہیں
محبّت کے قرینے سے، مِلے ہیں

جو چھوڑ آئے تھے بچھڑی جنّتوں میں
وہ سب منظر مدینے سے مِلے ہیں

مُراد و آرزو کے سارے ساحل
ہمیں تیرے سفینے سے مِلے ہیں

مقام، آزادیٔ انساں کے سارے
تری نسبت کے زینے سے مِلے ہیں

سب اعزَازات، طبع نعت جُو کو
درُود آور مدینے سے مِلے ہیں!

چلیں گے ہر زمانے میں یہ سکّے
جو سیرت کے خزینے سے مِلے ہیں

ثنا کاری کے کتنے موقعے اُنؐ کی
ولادت کے مہینے سے مِلے ہیں

ریاضؔ اُنؐ کی ثنا کاری کے صدقے
عجب اَنوار سینے سے مِلے ہیں

☆

رَو بہ طیبہ ہُوا ، مفہوم کی حد سے نِکلا
نعت میں آیا تو لفظ اپنے ہی قد سے نِکلا

لفظ رکھّے حرمِ نعت کی محراب پہ اور
اعتبار ہُنر و پاسِ سَند سے نِکلا

ابد اُسلوب ہُوا طنِ سکینت ساماں
میں زمانے کے ہدف ، وقت کی زد سے نِکلا

اے خوشا! کوہِ انا پگھلا ، تریؐ رحمت سے
ذات کی دھند سے میں، تیریؐ مدد سے نِکلا

تُوؐ نے توحید سے انساں کو سرفراز کیا
تیرا احسان ہر آوازِ 'اَحَدْ' سے نِکلا!

ہر ازل سوختہ کی راہنمائی کے لئے
ہاتھ سرکارؐ کا دیوارِ ابد سے نِکلا

ہاتھ میں مصحفِ نعت اور لبوں پر تھا درُود
حشر کے روز ریاضؔ ایسے لحد سے نِکلا!

O

ہے عرش پر بہ لعل و زمرّد لکھا ہُوا
اللہ کے قریب ، محمدؐ لکھا ہُوا

کیا سربُلند نُور ہے اِسؐ اِسم پاک کا
جس کو ہے رب نے عرش کے ہم قد لکھا ہُوا

دستار ہے فضلیت و عظمت کی حرف پر
کیا معتبر ہے میمِ مشدّد لکھا ہُوا!

'الّالیعبدون' کی صورت ازل کے روز
ہے خَلق جِن و انس کا مقصد لکھا ہُوا

خالق نے مجھ کو اُنؐ کی غلامی میں خود دیا
ہے میری لوحِ بخت پہ 'احمدؐ' لکھا ہُوا!

نام اِس مرادِؐ ہست کا امکاں کی رات میں
ہے نُور سے بہ صفحۂ اُسود لکھا ہُوا!

صد شُکر لوح و قلب پہ شکلِ درُود میں
ہر اک بلا و خوف کا ہے رَد لکھا ہُوا

اِک آپؐ ہی کا اِسم گرامی تو ہے ریاضؔ
بے انتہا پڑھا گیا، بے حد لکھا ہُوا!

طیبہ ہے جس کا نام ، ہے کتنی حسیں زمیں
ہے خاتمِ جہاں میں وہ مثلِ نگیں زمیں!

پُر نُور آفتابِؐ حرا سے اُفق اُفق
نکہت فشاں گلابِؐ حرم سے زمیں زمیں

طیبہ ازل کے خواب کی تعبیرِ صادقہ
اب خواب میں بھی ایسی نہیں ہے کہیں زمیں!

چمکا رہی ہے لوح جبیں خاکِ خلدزا
معراج رُو ہے صحن ، حرم کی حسیں زمیں!

ہوگی بہشت میں متشکل بروزِ حشر
جنّت نشاں مدینے کی خُلد آفریں زمیں!

ہر رُت میں فصلِ حُب کو مدینہ ہے سازگار
ہے بہترین آب و ہَوا ، بہتریں زمیں

توحید آشنا ہو رسالتؐ کی راہ سے
واللہ رَب نما ہے ، پیمبر نشیں زمیں!

شہ رگ بندھی ہے اپنی مدینے کی خاک سے
لگتی ہے روح و دِل کے یہ بالکل قریں زمیں!

ہے زمزمِ درُود سے شفّاف سطحِ دِل
کیا آبگینہ رنگ ہوئی سرگیں زمیں!

ہے کیف زا حوالہ وہالہ حضورؐ کا
ہے نعت کی زمیں جو اثر آفریں زمیں!

نظارگیِ گنبدِ خضرا لئے ریاضؔ
ہو کاش آنکھ میں وہ ، دمِ واپسیں زمیں!

ہمیں درِ شہہ خیر الانامؐ سب کچھ ہے
وہ بارگاہِ نبیؐ، وہ مقام، سب کچھ ہے

نجات خواہ و شفاعت طلب فقیروں کو
وہ شہرِ خاص، وہ فیضانِ عام سب کچھ ہے!

دِل اپنا رہگزرِ عرش مرتبت پر ہے
نظر کو روضۂ و معراج بام سب کچھ ہے

ہم اہلِ حُب کو اور ہم ایسے اہلِ نسبت کو
وہ آستانہ، وہ دَر، وہ مقام سب کچھ ہے!

گرہ کشائیِ تعبیرِ خوابِ ہستی کو
خُدا کے بعد نبیؐ کا کلام سب کچھ ہے!

دیارِ طیبہ کی معجز نما مسافت میں
سرُور و حیرت و حُب، گام گام سب کچھ ہے!

جب بھی ہو ، اذنِ شہہؐ کون و مکاں ، کہتا ہوں
اپنی مرضی سے کوئی نعت کہاں کہتا ہوں؟

مدّعا اپنا ، دعا اپنی ، ارادے اپنے
جب بھی لیتی ہے ترا ؐ نام زباں ، کہتا ہوں

سوچ کر یہ ، ہیں مواجہ پہ دُعا گو زائر
ہاتھ اُٹھاتا ہوں ، مَیں 'آمین' یہاں کہتا ہوں

دِلِ ہر شے میں جو چشمہ ہے توانائی کا
اُس حرارت کو تریؐ روحِ رواں کہتا ہوں

نقشۂ دہر پہ جو شہر ہے تُجھؐ سے منسوب
اُس کے ہر ذرّے کو رحمت کا جہاں کہتا ہوں

اِس کے دَر کھُلتے ہیں اقلیمِ سکینت کی طرف
لفظِ ہر نعت کو مَیں خُلد نشاں کہتا ہوں

ایک اِک حرف جو اُس اسمِ گرامی کا ہے
مَیں اُسے زینتِ جاں ،حُسنِ بیاں کہتا ہوں

لمحے جو دُوریٔ طیبہ میں کٹیں ___ اُن کو ریاضؔ
رائیگاں جانتا ، دُکھ لکھتا ، زیاں کہتا ہوں

O

تیریؐ رحمت سے رہے نُور بدامن ، مری قبر
صاحبِؐ خیر! رہے خیر کا مسکن مری قبر

باغ، جنّت کے ہوں باغوں سے، بنے خُلد مقام
میری مٹّی ، مری تُربت ، مرا مدفن ، مری قبر

چار اَطراف میں تا حدِ نظر روشنی ہو
تیریؐ آمد سے بنے نُور کا معدن مری قبر

کفن افروز رہے گنبدِ خضراء کی چمک
اور مواجہ کی ڈھلک سے رہے روشن مری قبر

دائم آتی رہے خوشبوئے سکینت ساماں
تریؐ رحمت سے بنے خُلد نشیمن مری قبر

حرم آثار رہے روح کا برزخ میں قیام
ہو مدینے کی طرف ، صورتِ روزن مری قبر

چشمِ دُنیا میں بظاہر رہے اِک خاک کا ڈھیر
اور بباطن رہے اَنوار کا مخزن مری قبر

مِلے اِس خاک سے تحریک ثنا گوئی کی
اہلِ حُب کے لئے ہو ، نُور گہۂ فن مری قبر

ترےؐ الطاف سے ، تزئین گرِؐ نعتِ ریاضؔ!
ہو مدینے کا کوئی گوشۂ گلشن ، مری قبر

شہاؐ! جس طور تیری عفو و بخشش بڑھتی جاتی ہے
شفاعت خواہ کی عرض و گزارش بڑھتی جاتی ہے

غروبِ جاں کے بادل جیسے جیسے چھائے جاتے ہیں
مدینے میں بسر کرنے کی خواہش بڑھتی جاتی ہے!

خیالوں میں وصالِ و بُعد کا طُرفہ تصادم ہے
اب آنکھوں میں نمی ، اب دل میں آتش بڑھتی جاتی ہے

طبیعت ڈھونڈتی ہے نعت دانوں ، مدح خوانوں کو
فضائے نعت میں جینے کی کوشش بڑھتی جاتی ہے

جھکی جاتی ہیں آنکھیں ، بابِ جبریل آ گیا شاید
فضا میں سرمدی جلووں کی تابش بڑھتی جاتی ہے

ہوئے جاتے ہیں اَزخود رفتہ جسم و جاں مواجہ پر
قدم کی لغزش اور سانسوں کی لرزش بڑھتی جاتی ہے

"رہے اب تک کہاں، کیسے، کِیا کیا؟ آئے کس مونہہ سے؟"
سرِ صحنِ حرم ، اندر کی پرسش بڑھتی جاتی ہے

مرے مولاؐ! عطا ہو ہم کو پردہ شرم و عفّت کا
ہر اک جانب گناہوں کی نمائش بڑھتی جاتی ہے

سہارا یا رسول اللہؐ! خدارا یا رسول اللہؐ!
دلِ صد پارہ پر صدموں کی یورش بڑھتی جاتی ہے

چمکتی ہے نمی جس طرح آنکھوں میں ندامت کی
خطاکاروں پہ مولاؐ کی نوازش بڑھتی جاتی ہے!

ہُوا جاتا ہے اشک آثار لہجہ نعت گوئی کا
بہ فیضِ شاہؐ ، تاثیرِ نگارش بڑھتی جاتی ہے

ریاضؔ آنکھیں ہیں زمزم پاش ___ ماحولِ تہجّد میں
سکینت زاد سرشاری کی بارش بڑھتی جاتی ہے

تصانیف (ریاض مجید)

پس منظر — غزلیں (اُردو)
ڈوبتے بدن کا ہاتھ — غزلیں (اُردو)
انتساب — نظمیں (اُردو)
نئی آوازیں — (مرتب)
اردو میں نعت گوئی — (تحقیقی مقالہ)
سیّدنا احمد ﷺ — نعتیہ دیوان (پنجابی)
حیّ علی الثناء — نعتیہ ہائیکو (پنجابی)
خودی تے بے خودی — (پنجابی تنقید)
اللّٰھُمّ بارک علیٰ محمد — نعتیں (اردو)
بے چہرہ کونپلیں — نظمیں (اُردو)
پتن چناں دا — غزلیں (پنجابی)
نعتیہ رباعیات — (اردو)
لغتِ نعت
فرہنگِ قوافی

گزرے وقتوں کی عبارت — غزلیں (اُردو)
خاک — غزلیں (اُردو)
اللّٰھُمّ صلّ علیٰ محمد — نعتیں (اُردو)
رفحان میں ایک شام — (مرتب)
سیّدنا محمد ﷺ — نعتیہ دیوان (اُردو)
توے دے تارے — نظمیں (پنجابی)
پڑھ بسم اللہ — بچوں کے لیے نظمیں (پنجابی)
ربّنا لک الحمد — حمدیہ دیوان (اردو)
نظمیں — (اُردو)
قفس اندر قفس — نظمیں (اُردو)
بولیاں — (پنجابی)
رباعیات من فلسطین — (ترجمہ)
فرہنگِ بحور